ہاؤسا زبان میں نعت گوئی

ڈاکٹر محمد خالد مسعود

ہاؤسا زبان کا نام بھی ہے اور ان قبائل کا بھی جو یہ زبان بولتے ہیں - یہ قبائل نائیجریا کے شمال مغرب اور نائجر کے جنوبی علاقے میں آباد ہیں۔ مغربی افریقہ میں آباد قبائل میں ان کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان کے بعد فولانی قبائل ہیں جو فلفلدے زبان بولتے ہیں - ہاؤسا قبائل کی اکثریت مسلمان ہے - یہ زیادہ تر کاشت کاری اور تجارت سے وابستہ ہیں۔ فولانی گلہ بانی اور مویشی پالنے کا کام کرتے ہیں۔ دونوں قبائل میں خواتین تمام کاموں میں مردوں کے برابر شریک ہوتی ہیں۔

ہاؤسا قبائل کی پرانی تاریخ اساطیری کہانیوں میں گم ہے۔ تاریخ کی روشنی آٹھویں صدی ہجری کے بعد پڑتی ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جب اس علاقے میں اسلام کے اثرات پہنچنا شروع ہوئے۔ بعض اساطیری کہانیوں میں بیان کردہ قدیم تاریخ میں عرب اور اسلام سے رابطے انہی اثرات کی غمازی کرتے ہیں۔ سب سے مقبول کہانی " دورا " کے مطابق بغداد کے بادشاہ بائی جیدا (بایزید؟) کا بیٹا اس علاقے میں آیا۔ ایک ظالم اور خونخوار اژدہا سے یہاں کے لوگوں کو نجات دلائی - بورنو کے بادشاہ نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کردی۔ ان کی اولاد سے جو سات ریاستیں وجود میں آئیں یہ " ہاؤسا باکوائی " کہلائیں۔

ہاؤسا قبائل میں اسلام کی اشاعت مالی کے مانڈنگو قبائل کے ذریعے ہوئی - خصوصاً مالی کے بادشاہوں یاجی اور خساموسی کے زمانے میں یہاں اسلام بہت تیزی سے پھیلا۔ اسلامی علوم کے فروغ میں عبدالکریم مغیلی اور سوڈان کے علماء کے اثرات بہت دیرپا تھے۔ تاہم ہاؤسا میں اسلام کی تاریخ میں سب سے نمایاں نام شیخو عثمان دان فودیو (۱۷۵۴ء - ۱۸۱۷ء) کا ہے جن کی اسلامی تحریک کے نتیجے میں ہاؤسا معاشرت میں بنیادی تبدیلیاں آئیں - ہاؤسا زبان میں اسلامی ادب کی روایت کو فروغ بھی اسی تحریک سے ملا۔

آج کل ہاؤسا زبان بولنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ ہے۔ نائیجیریا' نائیجر' اور کیمرون کے اکثر علاقوں میں ہاؤسا بولی جاتی ہے - اور مغربی افریقہ کے اکثر علاقوں میں یہ رابطے کی زبان ہے' ہاؤسا زبان نے اسلام کی گود میں آنکھ کھولی۔ اس لئے اردو اور سواحلی کی طرح اس پر اسلامی اور عربی زبان کے اثرات بہت واضح ہیں۔ مثلاً" روزانہ کی سلام دعا میں آپ بار بار" لافیا" کی تکرار سنیں گے۔ یہ عربی لفظ العافیہ کی ہاؤسا شکل ہے۔

طالب علم کو الماجری (المهاجر) اور استاد کو مالم (معلم) مدرسے کو لوحی (لوح' تختی) کہتے ہیں۔ ہاؤسا میں اسم کی مختلف حالتوں میں اکثر اس کے اعراب نہیں بدلتے اس لئے عربی الفاظ جب ہاؤسا میں آئے تو ان کے اعراب جوں کے توں رہے مثلاً" محمدو (محمد) احمدو (احمد) نوحو(نوح)' ملیو (علی)' یونسا (یونس)' الیاسا (الیاس)' شیحو (شیخ) اساؤ (اسماء) ' اپنے اعراب سمیت موجود ہیں۔ ہاؤسا انیسویں صدی تک " عجمہ " رسم الخط میں لکھی جاتی تھی جو ہاؤسا صوتیات کے مطابق کچھ تبدیلیاں کر کے اختیار کیا گیا تھا۔ آج کل ہاؤسا رومن حروف میں لکھی جاتی ہے۔

ہاؤسا ادب کی تاریخ کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لوک ادب' اسلامی ادب اور جدید ادب۔ لوک اور جدید ادب ہمارا موضوع نہیں اس لئے اتنا کہنا کافی ہے کہ لوک ادب زیادہ تر مقامی کہانیوں پر مشتمل ہے جن میں جانوروں کے سبق آموز قصوں کے ذریعے فلسفہ' تاریخ اور اخلاقیات کے موضوعات کو بیان کیا جاتا ہے۔ اسلام کی آمد کے ساتھ علوم کی اشاعت ہوئی تو لوک ادب کی جگہ اسلامی ادب نے لے لی۔ جدید ادب بیسویں صدی میں ابھرا اس پر یورپی اثرات بہت واضح ہیں۔ اسلامی ادب کے موضوعات اسلامی اور مقامی تاریخ اور اسلامی تعلیمات ہیں - ہاؤسا اسلامی ادب نے شیحو کی تحریک اور ان کی قائم کردہ سکوٹو خلافت کے زمانے میں ترقی کی۔

شیحو عثمان دان فودیو کی تحریک اور ہاؤسا ادب

اٹھارہویں صدی عیسوی میں اگرچہ ہاؤسا قبائل میں اسلام پھیل چکا تھا۔ اور ان کے اکثر حکمران مسلمان تھے اور بڑے نامور علماء ان کے مشیر تھے تاہم ان کے ہاں جاہلانہ رواجات ابھی تک باقی تھے۔ توہمات کا دور دورہ تھا۔ بعض مشرکانہ رسوم بھی باقی تھیں۔ اس کے ساتھ بادشاہوں کی مطلق العنانی ظلم اور بے جا ٹیکسوں سے لوگ تنگ تھے۔ شیحو عثمان دان فودیو نے ۱۸۰۴ء میں

جہاد کا اعلان کیا۔ شیخو فولانی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اس لئے شروع میں ان کی مخالفت ہوئی لیکن بہت جلد ان کی تحریک ہاؤسا قبائل میں پھیلنے لگی۔ لوگ جوق در جوق ہجرت کر کے شیخو کے جہاد میں شامل ہوتے گئے۔ چنانچہ بہت جلد تمام ہاؤسا ریاستیں فتح ہو گئیں۔ اور ۱۸۰۸ء میں جب بورنو کی ریاست بھی فتح ہو گئی تو شیخو نے سکوٹو کو دارالحکومت بنا کر سکوٹو خلافت قائم کر دی جو پورے شمالی نائجیریا پر پھیلی ہوئی تھی۔ شیخو نے ۱۸۱۹ء میں وفات پائی۔ ان کے بعد سکوٹو خلافت ۱۹۰۸ء تک قائم رہی۔ جب انگریزوں نے آخری سلطان طاہرو کو شکست دے کر سکوٹو پر قبضہ کر لیا تو اسے جنوب کے علاقوں کے ساتھ ملا کر نائجیریا کا نام دیا۔ نائجیریا ۱۹۶۰ء میں آزاد ہوا۔ یہاں اکثر لوگ مسلمان ہیں اور شیخو کی تعلیمات کے پیرو کار ہیں۔

شیخو کی تحریک کا بنیادی پیغام قرآن و سنت کا اتباع اور بدعات کا خاتمہ تھا۔ شیخو تقلید کے مخالف، اجتہاد کے قائل، تصوف کے پرجوش حامی لیکن تقدیر پرستی اور خانقاہی نظام کے شدید مخالف تھے۔ انہوں نے ہجرت اور جہاد پر زور دیا۔ اس تحریک کی ایک امتیازی خصوصیت تعلیم پر زور تھا۔ عورتوں کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔ چنانچہ اس تحریک نے متعدد اعلیٰ پائے کے مصنف، ادیب اور شاعر پیدا کئے۔ ان میں شیخو کے خاندان کے کئی افراد تھے جنہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ (۱)

تحریک کے اکثر مخاطب ان پڑھ تھے اس لئے تحریک کا پیغام ان تک پہنچانے کے لئے شاعری کو ذریعہ اظہار بنایا گیا۔ نظم کے ذریعے بہت تیزی سے پیغام گھر گھر پہنچتا تھا۔ اس کی بہت ہی واضح مثال شیخو کے بھائی عبداللہی کی ہجرت پر نظم ہے۔ ۱۸۰۴ء میں جب ہجرت اور جہاد کا اعلان ہوا تو بعض لوگوں نے پس و پیش سے کام لیا۔ عبداللہی نے ایک نظم کہی جس میں ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے شیخو کی دعوت پر ہجرت نہیں کی۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

میری بات دادی اور زیدی تک کون پہنچائے گا
اور ان لوگوں تک جو ابھی تک گاؤں اور شہروں میں بیٹھے ہیں
یہ کافروں کے ساتھی ہیں
جو دولت کے ضائع ہونے کے خوف سے
اور گمراہ حکمرانوں سے تحفظ کی غلط امید پر

اپنے گھروں سے نہیں نکلتے
ان سے کہہ دو
تمہارا اب مسلمانوں سے کوئی واسطہ نہیں
تم نے علانیہ لشکر اسلام سے دغا کی
اور دشمن کی حمایت پر راضی ہو گئے (۲)

اس نظم نے ہاؤسا قبائل میں آگ لگا دی اور ہجرت کی تحریک تیزی سے پھیلنے لگی۔ اسی طرح تحریک کی فتوحات پر بھی نظمیں لکھی گئیں۔ اس سے جہاں تحریک کو تقویت ملی وہاں ہاؤسا ادب کو بھی فروغ ملا۔

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں شیحو نے خواتین کی تعلیم پر بہت زور دیا ان کی اکثر تحریروں میں یہ دلیل دی جاتی تھی کہ علماء دوسروں کے بچوں کی تعلیم میں تو مصروف ہیں لیکن اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کو تعلیم میں شامل نہیں کرتے حالانکہ دوسروں کو تعلیم دینا ثواب کا کام اور زیادہ سے زیادہ فرض کفایہ ہے جبکہ اپنے گھر کے لوگوں کی فکر کرنا فرض عین ہے کیونکہ خاندان کے سربراہ سے اس کے لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (۳)۔ عورتوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے ہاؤسا زبان میں کتابیں لکھیں گئیں ' شیحو کی تحریک کے اس پہلو کا اثر تھا کہ اس زمانے میں متعدد خواتین علما پیدا ہوئیں جنہوں نے ہاؤسا ادب میں بیش قیمت اضافہ کیا۔ ان میں شیحو کی بیٹی نانا اسماؤ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

ہاؤسا زبان کی ممتاز نعت گو: نانا اسماؤ

شیحو عثمان دان فودیو کی بیٹی اسماؤ ۱۷۹۳ء میں دیگل کے مقام پر پیدا ہوئیں ۔ دیگل وہی مقام ہے جہاں شیحو نے ہجرت اور جہاد کی تحریک کا اعلان کیا۔ اسماؤ کا نام حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ کے نام پر رکھا گیا جو ہجرت نبیؐ کے وقت خدمات کے حوالے سے معروف ہیں (۴)۔ اسماؤ شیحو کی چہیتی بیٹی تھیں وہ پیار سے انہیں " نانا " کہتے تھے۔ وہ اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ محمد و بیلو کے قریب تھیں ۔ محمد و بیلو نے تعلیم نسواں کی اشاعت کے لئے ایک کتاب نصیحتی لکھی اس میں اسلام کی مشہور اہل علم خواتین کا ذکر کیا ان میں اسماؤ کا نام بھی آتا ہے(۵)۔

دیجل سے ہجرت کے وقت اساؤ کی عمر ۱۲ سال تھی۔ اس کے بعد ان کی تقریباً تمام عمر اسی طرح ہجرت اور جہاد میں گزری۔ وہ سفر میں شریک رہتیں جہاد میں حصہ لیتیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف اور خواتین کی تعلیم میں بھی مصروف رہتیں۔ نوعمری میں ان کا رہن سہن فولانی خواتین کا تھا لیکن تحریک کے دوران انہوں نے مکمل طور پر ہاؤسا طرز معاشرت اپنا لیا۔ وہ اپنی تمام مصروفیات کے باوجود مجاہدین کے لئے کپڑا بننے میں دوسری ہاؤسا خواتین کے ساتھ برابر شریک رہتیں۔ کاشت کاری میں بھی ہاتھ بٹاتیں انہیں لوگ اودارگاری (قصبے کی بڑی) کہتے تھے (۶) ۔ تحریک کے دوران زیادہ وقت سفر میں گزرتا تھا لیکن وہ اپنی ان مصروفیات کے لئے بھی وقت نکالتیں۔ ان کی ان ہمہ گیر مصروفیات کی بنا پر انہیں خواتین انا (ملکہ) کہتی تھیں۔

نانا اساؤ نے خواتین اور ان کے مسائل پر نظم اور نثر دونوں میں لکھا ۔ ان کی نظموں سے خواتین کی مشکلات اور ان کی معاشرتی حالت کا بھی پتہ چلتا ہے ۔ ان کی ایک نظم " رانار القیامہ " کے دو اشعار ملاحظہ ہوں :

قتل و غارت بے حد و حساب ہے
عورتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے
علم حاصل کرو
تاکہ تم زندگی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکو
بیویاں پیچھے رہ جاتی ہیں
خاوند بہت کم وقت دیتے ہیں
دن گزرتے جاتے ہیں (۷)

نانا اساؤ نے عورتوں کی تعلیم کے لئے جنون کی حد تک کام کیا' دن رات اس میں مصروف رہیں۔ عورتیں اپنے بچوں کو کمر پر اٹھائے قافلوں کی صورت میں دور دراز سے سفر کر کے اساؤ کے پاس آتی تھیں۔ نانا کی شاگرد گھر گھر جا کر عورتوں کو تعلیم کے لئے سفر پر آمادہ کرتیں ' انھی شاگردوں میں ایک " حوا " تھیں۔ نانا اساؤ نے ایک نظم " سونورے حوا " اسی شاگرد کے لئے لکھی ۔ فرماتی ہیں :

گرمی میں، برسات میں
فصل کی بوائی پر، کٹائی پر
ریت اور دھند کا موسم ہو
یا بارش سے پہلے حبس کا
وہ شاہراہ پر ہر دم رواں دواں نظر آتی ہے
لوگوں کو میرے پاس لاتی ہے
میں انہیں دین کی باتیں بتانے کی کوشش کرتی ہوں
حلال کے بارے میں بتاتی ہوں، حرام کے بارے میں بتاتی ہوں (۸)

نانا اسماؤ کی نظم ونثر میں قریباً ۷۴ تصانیف ہیں ' - یہ ہاؤسا ' فلفدے اور عربی زبانوں میں ہیں۔ موضوعات کے لحاظ سے یہ تصانیف آٹھ اصناف میں تقسیم کی گئی ہیں :

۱۔	متصوفانہ کلام	۵۔	سیاسیات
۲۔	مواعظ	۶۔	تاریخ
۳۔	نعتیہ کلام	۷۔	مرثیے
۴۔	فقہی احکام	۸۔	ادب آداب

تاریخی موضوعات کے لحاظ سے اسماؤ کی سب سے اہم تخلیق "واکر گیوائے" (سفر کا گیت) ہے ۔ جس میں انہوں نے اپنے والد شیخو عثمان دان فودیو کی زندگی، خصوصاً تبلیغ ' جہاد و ہجرت کے دوران قریہ قریہ سفر کا ذکر کیا ہے۔ دینی نقطہ نظر سے ان کی سب سے مقبول نظم " واکر محمد و" (محمدؐ کا گیت) ہے۔ ادبی نقطہ نظر سے اسماؤ کا شاہکار ان کی نعت ہے جس کا عنوان انہوں نے عربی میں رکھا۔ نعت ہاؤسا زبان میں ہے۔ ہم ذیل کی سطور میں اس کا اردو مفہوم پیش کر رہے ہیں۔ (۹) ہر شعر کے آخر میں درود و سلام کا اضافہ ہم نے خود کیا ہے کیونکہ اس نعت خوانی کے وقت بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر سامعین کا درود پڑھنا بھی نعت کا حصہ ہی ہے اور اسی سے نعت میں ایک صوتی میزان قائم ہوتا ہے۔

قصیدہ فی مدح الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

آؤ اس بادشاہ کی حمد کریں جو سب کا رب ہے
آؤ اس بادشاہ کا شکر ادا کریں
جس نے حضرت محمدؐ کو تخلیق کیا

(درود اس پر' سلام اس پر)

آؤ اس نبی کے لئے خیر و برکت کی دعا کریں
جو کل عالم کا سردار ہے' جو احمدؐ ہے

(درود اس پر' سلام اس پر)

اے لوگو! میری اس نعت کو شرف قبول بخشو
آؤ سب مل کر نبی احمدؐ کی توصیف گائیں

(درود اس پر' سلام اس پر)

خدا نے ہمیں اس کی نعت گوئی کا حکم دیا ہے(۱۰)
آؤ ہم اس عزم کا اظہار کریں
کہ ہم ثنا خوان محمدؐ ہیں

(درود اس پر' سلام اس پر)

آؤ اس کی ثنا خوانی کریں
تاکہ ہمارے دلوں کو روشنی ملے
تاکہ ہمارا ظاہر و باطن پاک ہو جائے
خیرا لبشر احمدؐ کی ثنا خوانی

(درود اس پر' سلام اس پر)

ہم خدائے ذوالجلال سے عفو و درگزر کے طلب گار ہیں
جس کا جود و کرم ہر آن جاری و ساری ہے
اے خدا اپنے احمدؐ کے عظیم رتبے کے وسیلے سے ہم پر کرم فرما

(درود اس پر ' سلام اس پر)

ہم بخشش کی دعا کرتے ہیں
اے رحمان و رحیم بادشاہ ہمیں بخش دے
خیر الخلائق حضرت محمدؐ کے طفیل

(درود اس پر ' سلام اس پر)

وہ حسین ترین میں خوب ترین ہے
اس کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے
خدائے برحق نے خود فرمایا
کہ احمدؐ کا ذکر سب سے بالا ہے(۱)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

آسمان کتنا ہی بلند ہو
وہ شان محمدؐ کی بلندی میں ہم سر نہیں
عظمت میں عرش بریں بھی
شان محمدؐ سے فرو تر ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اس کی روشنی کے آگے
چودھویں کے چاند کی روشنی بھی ماند ہے
نور محمدؐ کا کوئی مثیل نہیں

(درود اس پر ' سلام اس پر)

وہ شجاعت میں بے مثال ہے

خیر البریہ حضرت محمدؐ جیسا کوئی سورما نہیں

(درود اس پر ' سلام اس پر)

مشک و کافور کی خوشبو کے کیا کہنے
لیکن تم تو جانتے ہی ہو
دنیا کی نفیس ترین خوشبو
حضرت محمدؐ کے بدن اطہر کی صندلی خوشبو ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

نہ حسن و جمال میں ' نہ جاہ و حشم میں
کوئی اس کا ہم سر نہیں
پوری کائنات میں محمدؐ کا کوئی مثیل نہیں

(درود اس پر ' سلام اس پر)

نوع انسان میں
نہ اس جیسا پہلے کبھی پیدا ہوا
نہ محمدؐ کا ثانی کبھی پیدا ہو گا

(درود اس پر ' سلام اس پر)

سیرت و کردار میں ' اخلاق و شمائل میں
اس جیسا کہاں
ہنس مکھ طبیعت اور من موہنی مسکراہٹوں والا
محمدؐ جیسا کہاں مل سکتا ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

تمہیں ایک سچی بات بتاؤں
آپ کی طبیعت میں نہ غیظ تھا نہ غضب
اگر حضرت محمدؐ کو کبھی غصہ آتا تھا

تو صرف گناہ اور برائی پر

(درود اس پر ' سلام اس پر)

جب آپؐ غصے میں آتے تو دنیا کی کوئی طاقت
انہیں منا نہیں سکتی تھی
صرف توبہ سے محمدؐ کو راضی کیا جا سکتا ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

وہ انسانوں کے لئے
بڑے صبر و ضبط والے ہیں
محمدؐ برکھا کے بادل کی طرح دریا دل ہیں

(درود اس پر ' سلام اس پر)

خدا نے انہیں بے شمار معجزات دے کر بھیجا
لیکن محمدؐ کا اصل معجزہ قرآن کریم ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

یہ سچ ہے کہ
آپ کے لئے فارس کا آتش کدہ سرد پڑ گیا
ساوا کا دریا خشک ہو گیا
کسریٰ کے محل کی دیواریں گر گئیں
موبدان موبد نے خواب میں دیکھا
کہ محمدؐ کی ہیبت سے کفر کے نشان سرنگوں ہو رہے ہیں (۱۲)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

بخاری (۱۳) اور ترمذی (۱۴) نے لکھا ہے
کہ تیرہویں رات کا چمکتا چاند
محمدؐ کے اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا

(درود اس پر ' سلام اس پر)

تم جانتے ہو کہ
قرآن کریم نے بھی
خیر الخلائق محمدؐ کے اس معجزے کو کھول کر بیان کیا ہے (۱۵)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

ظہر کی نماز کے وقت
درخت جھک کر سایہ فگن ہو گیا
کیونکہ علی نے محمدؐ کے وسیلے سے دعا کی تھی (۱۶)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

آپ براق پر سوار زمین سے آسمان کی طرف گئے
خیر البریہ محمدؐ کے سوا اور کون اس مقام محمود تک پہنچا (۱۷)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اس نے ام معبدؓ کی بکری پر اپنا دست مبارک رکھا
اور اسی وقت وہ دودھ دینے لگی (۱۸)
یہ احمدؐ نبی کا معجزہ تھا

(درود اس پر ' سلام اس پر)

بادل نے اس پر سایہ کیا (۱۹)
اونٹنی اپنی شکایات لے کر
پیغمبر خدا محمدؐ کے دربار میں حاضر ہوئی (۲۰)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا
یہ نبیؐ کا معجزہ تھا

پتھریلی چٹان مٹی بن گئی (۲۱)
محمدؐ کا رتبہ ہی ایسا ہے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

خیر الانام کے سامنے
گوہ اور ہرن بولنے لگے (۲۲)
یہ سچے معجزے عظیم رتبے والے احمدؐ کے ہیں

(درود اس پر ' سلام اس پر)

لوگوں نے کہا
وہاں تو فاختہ نے انڈے دے رکھے ہیں (۲۳)
یہ مہاجر نبیؐ کا معجزہ تھا

(درود اس پر ' سلام اس پر)

آپ نے عکاشہ کو چھڑی دی
جو جنگ میں تلوار بن گئی (۲۴)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

آگے آگے فرشتوں کا دستہ تھا
سب پیارے نبی کی گواہی دے رہے تھے(۲۵)
یہ احمدؐ نبی خیر البشر کا معجزہ تھا

(درود اس پر ' سلام اس پر)

پوری فوج گھوڑے اور اونٹ
سب سیر اور سیراب ہوئے
احمدؐ نبی کے وضو کا بچا ہوا پانی سب کے لئے کافی ہو گیا (۲۶)

(درود اس پر ' سلام اس پر)

درخت کے تنے کی آہیں اور آنسو جو

پیارے نبی کے فراق میں نکل پڑے (۲۷)
نبی احمدؐ کا معجزہ تھا

(درود اس پر ٗ سلام اس پر)

آپ کے معجزے بے شمار ہیں
ان سب کا بیان ممکن نہیں
حلیمہ خود بہت سے معجزوں کی گواہ ہیں
صرف خدائے علیم ان کا شمار جانتا ہے
جس نے احمدؐ نبی کو پوری کائنات کا مصطفیٰ بنایا

(درود اس پر ٗ سلام اس پر)

اے خدا ہم دعا کرتے ہیں
احمدؐ نبی خیر الانامؐ کے مقام کا واسطہ
ہمیں اس دنیا میں سرخرو فرما

(درود اس پر ٗ سلام اس پر)

اے خدا ہماری موت کو آسان فرما
تجھے محمدؐ کی شان و عظمت کا واسطہ

(درود اس پر ٗ سلام اس پر)

اے خدا منکر اور نکیر کے جوابات کی توفیق دے
برزخ - میں راحت و سکون عطا فرما
پیغمبر خیر الانامؐ کا واسطہ

(درود اس پر ٗ سلام اس پر)

اے خدا ہم آخرت میں نجات کی دعا مانگتے ہیں
یوم حساب تیرے کرم کے طلب گار ہیں
پیغمبر خیر الانامؐ کے واسطے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اے خدا جب اعمال کا ترازو قائم ہو
ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری فرمانا
محمدؐ خیرالانام کا واسطہ

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اے خدائے ذوالجلال
اے شاہ بے نیاز
اے رب کریم
جب اعمال کی کتابیں ملنے لگیں
تو ہماری کتاب دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا
تجھے احمدؐ نبی کا واسطہ

(درود اس پر ' سلام اس پر)

یا الٰہی
ہمیں نبی برحق کی شفاعت نصیب کر
تجھے احمدؐ خیر الانام کے مقام محمود کا واسطہ

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اے خدا! ہم جہنم کے پل پر سے سلامتی سے گزر جائیں
تجھے محمدؐ نبی کی عظمت کا واسطہ

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اے خدا ہمیں کوثر سے سیراب فرما
ہمارے پیارے نبی خیرالانام محمدؐ کی جھیل کوثر سے

(درود اس پر ' سلام اس پر)

اے خدا ہمیں یوم آخر میں آگ سے بچانا

ہمیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمانا
اے خدا ہمیں روز حساب
پیارے محمدؐ کا چہرہ دکھا
تجھے خیر البریہ حضرت محمدؐ کے مقام کا واسطہ

(درود اس پر' سلام اس پر)

اے خدا تو روز حساب کا اکیلا مالک و بادشاہ ہے
ہمیں اپنے حضور میں اپنے دیدار کی تاب عطا فرمانا
تجھے پیارے نبی حضرت محمدؐ کا واسطہ

(درود اس پر' سلام اس پر)

اے بادشاہ مطلق
ہمیں اپنے شیوخ اور والدین کے ساتھ رکھنا
نبی خیرالانامؐ کے واسطے سے

(درود اس پر' سلام اس پر)

ہمیں شیخ عبدالقادر کے ساتھ رکھ
جو روز قیامت ہمیں پیغمبر محمدؐ کے پاس لے کے جائیں گے

(درود اس پر' سلام اس پر)

اے خدا ہم تیرا شکر بجا لاتے ہیں
کہ محمدؐ کی نعت کا یہ گیت مکمل ہوا
اے اللہ حضرت محمدؐ کے واسطے اسے قبول فرما

(درود اس پر' سلام اس پر)

اے خدا!
نبی خیرالانامؐ پر
ہمیشہ اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرما

اس کی آل پر رحمت ہو
اس کے صحابہ پر رحمت ہو
اس کے تابعین پر رحمت ہو
اس نعت کی ہجری تاریخ
ہمارے رہبر خیرالبشر ہے
اے خدا ہمیں ان کی سنت سے
ہدایت کی توفیق عنایت فرما

ہاؤسا نعت

اسلامی ہاؤسا ادب زیادہ تر شیخو عثمان دان فودیو کی تحریک کے زیر اثر وجود میں آیا۔ اس میں زیادہ حصہ منظوم ادب کا ہے۔ نظمیں ہاؤسا قصیدے کی روایت کے مطابق طویل اور شاعر کی قادر الکلامی کا اظہار ہوتی تھیں۔ منظوم ادب چار اصناف پر مشتمل ہے (۲۸)

۱۔ بگین النبی (ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)
۲۔ وعظی (وعظ و نصیحت۔ اس کے موضوعات آخرت، خوف خدا اور اخلاقیات ہیں)
۳۔ توحیدی (توحید۔ اس صنف نظم میں صفات باری تعالی خصوصا وحدانیت کا ذکر ہوتا ہے)
۴۔ فقہو (فقہ۔ اس میں فقہی احکام خصوصا" زکوۃ اور قانون اسلامی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہوتا ہے)

سب سے مقبول صفت بگین النبی ہے۔ اس کی دو معروف ہیئتیں ہیں۔
۱۔ سیرا (سیرت یعنی نبی اکرمؐ کی زندگی کے واقعات)
۲۔ مدحو (مدح، قصیدہ، نعت)

سیرا کے موضوعات عام طور پر مغازی رسول ہیں۔ لیکن شیخو کی تحریک کے دوران اس کے ذریعے سیرت کے بنیادی حقائق و واقعات، شمائل اور اخلاقیات کو نظم میں اس طرح سمویا کہ عام آدمی بھی سیرت النبی سے آگاہ ہو گیا۔ یہ شاعر خود اہل علم تھے۔ اس لئے مستند مراجع و مصادر سے بیان کرتے تھے۔ مغازی کے علاوہ سیرا نظموں کے موضوعات میں معراج النبی، ہجرت، تحویل قبلہ

کے واقعات بھی شامل تھے۔ سیرا نظموں میں اساؤ " واکمر محمدو " (محمدؐ کا گیت) بہت مقبول ہوا۔ کانو کی مساجد میں ہر جمعہ کی نماز کے بعد اور دوسری اسلامی تقریبات پر اس گیت کو گائے جاتے ایک صدی گزر چکی ہے اور آج بھی اسی طرح ہر دلعزیز ہے۔ (۲۹)

بگن النبی مسلمان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذاتی تعلق' جذباتی لگاؤ اور مذہبی وارفتگی کے احساسات کو ابھارتی ہے ۔ اس لئے اسلامی ادب کی سب سے مقبول صنف ہے ۔ تاہم بگن النبی پر عربی ادب کا گہرا اثر ہے۔ اس کا تانا بانا قرآن و حدیث کی تلمیحات و الفاظ سے بنا جاتا ہے اس صنف کا آغاز شیحو کے بیٹے عیسی بن عثمان فودیو کی تخمیس سے ہوا (۳۰) اور نانا اساؤ نے اس فن کو بلندیوں تک پہنچایا۔

نانا اساؤ کی نعت (قصیدہ فی مدح الرسول) سات حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے بارے میں اور ان پر درود و سلام کے بارے میں اسلامی احکام کی طرف اشارات پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصے میں خصائص النبی اور خصائل و شمائل کا ذکر ہے۔ تیسرے حصے میں معجزات نبی اکرم کا ذکر ہے۔ چوتھے حصے میں معاد اور آخرت کے حوالے سے رسول اکرم کے مقام خصوصاً" ان کی شفاعت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ پانچویں حصے میں حشر' برزخ' جنت اور دوزخ کے بارے میں اشارات ہیں اور اسلام کی برگزیدہ شخصیات کی معیت کی خواہش بیان کی گئی ہے۔ چھٹے حصے میں شان رسول اکرمؐ کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا ذکر ہے اور اس کے حوالے سے دعائیں ہیں۔ آخری حصے میں اس نعت کی تاریخ رقم ہے کہ یہ ۱۲۵۵ھ میں لکھی گئی ۔

یہ نعت مدحو کی ہیئت میں لکھی گئی جو بگن النبی کی مقبول ترین ہیئت ہے۔ یہ قصیدے کی طرز پر لکھی جاتی ہے اس کے موضوعات شمائل و خصائل نبی اور معجزات ہیں۔ مدحو تشبیہات ' استعارات ' تلمیحات اور منظر نگاری وغیرہ میں ہاؤسا ادب کی دوسری اصناف سے مختلف ہے کہ اس میں مقامی حوالے اور استعارے نہیں ملتے۔ اس معاملہ میں یہ سراسر عرب نعتیہ شاعری کی روایت کی پابند ہے ۔ ہاؤسا ادب کے مورخ ہسکٹ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"اسلوب کی یہ پابندی غالباً" موضوع کے مزاج کی وجہ سے ہے۔ پیغمبرؐ کی زندگی عرب ماحول میں بسر ہوئی۔ معجزات جن کو اس صنف میں مرکزی مقام حاصل ہے

وہ بھی اس ماحول کے مظاہر اور مناظر کو پیش کرتے ہیں۔ چونکہ عربی مدیح کی روایت اصل ہیئت کی پابندی کی متقاضی ہے اس لئے نئے خیالات اور تشبیہات کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ پھر عقیدت و احترام کا رویہ بھی کسی بدعت کی اجازت نہیں دیتا"۔(۳۱)

مدحو کی امتیازی خصوصیت اس کا تلمیحاتی ' علامتی اور استعاراتی انداز ہے۔ کوئی واقعہ یا بات محض چند لفظوں میں اختصار کے ساتھ چلتے چلتے ایک علامت یا اشارے سے بیان کر دی جاتی ہے۔ سامعین پورے واقعے سے باخبر ہونے کی وجہ سے بے حد محظوظ ہوتے ہیں۔ چونکہ سیرا نظمیں عوامی ادب کا حصہ ہیں اور ان کے ذریعے سیرت نبی کے اکثر حقائق سے عوام آگاہ ہیں اس لئے یہ اسلوب بیان نہایت مناسب ہے۔

اس اشاراتی اور تلمیحاتی انداز کی وجہ سے شاعر بہت سے واقعات اور شمائل نبی کا ذکر بہت تیزی اور تسلسل سے کرتا ہے۔ اس سے ایک منفرد تاثر پیدا ہوتا ہے۔ سننے والے کو ایسا لگتا ہے گویا انوار کی مسلسل ٹپاٹپ بارش ہو رہی ہے۔ جن واقعات و مناظر کا ذکر ہو رہا ہے وہ باری باری تیزی سے یادوں کے پردے پر ابھرتے چلے جاتے ہیں اور سامع مسحور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ناتا اساؤ کی پوری نعت اسی انداز بیان کی مثال ہے۔

ہاؤسا نعت کے اس انداز سے اور ہر شعر پر درود و سلام کی تکرار سے سامعین محض تماشائی نہیں رہتے بلکہ شاعر کے ساتھ اس محفل نعت میں مدح کے عمل میں برابر کے شریک بن جاتے ہیں۔

ہاؤسا نعت پر عربی نعتیہ شاعری کے دو سلسلے اثر انداز ہوئے ہیں۔ ایک خالص عربی سلسلہ جس میں محمد بن سعید البوصیری (م ۶۹۶ ھ) کی الکواکب الدریہ فی مدح خیرالبریہ جو قصیدہ بردہ کے نام سے معروف ہے خصوصاً" قابل ذکر ہے۔ دوسرے شمالی اور مغربی افریقہ کی نعتیہ شاعری اور سیرت کی کتابوں کا سلسلہ جن میں قاضی عیاض بن موسیٰ (م ۵۴۲ ھ) کی الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ' ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ بکر الشقراطیسی (م ۴۶۶ھ) کا سمط الہدی المعروف قصیدہ لامیہ محمد بن ابی بکر رشید الوعظ (م ۶۲۲ ھ) کے القصائد الوتریہ فی مدح خیر البریہ ' عبدالرحمن بن یخلفتن الفازازی (م ۶۲۷ ھ) کی العشرینیات المحمدیات اور محمد بن سلیمان الجزولی (م

۸۷۰ ھ) کی دلائل الخیرات اور شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار کے اثرات بہت واضح ہیں۔

اساؤ کی نعت میں معراج اور معجزات کا ذکر مختصراً اشاروں میں کیا گیا ہے۔ معجزات کے بیان کا مقصد نبی اکرمؐ کی حقانیت کے لئے کائنات کی گواہی بیان کرنا ہے۔ خود معجزات کا بیان مقصود نہیں بلکہ ان کے بیان کے ذریعے نبی اکرمؐ کا مرتبہ اور مقام کی عظمت دل نشین کرنا ہے اور اس میں بھی اکثر یہ پیرایہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے سے معروف ادب پاروں سے ملتے جلتے مصرعے اور اشعار کہے گئے جن سے فوراً دھیان ان معروف نعتیہ ادب پاروں کی طرف جاتا ہے اور تفصیلی بات کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مثلاً معراج کے بارے میں اساؤ کے اشعار دلائل الخیرات عشرینیات ' سمط الھدی اور وتریہ کے ان اشعار کی یاد دلاتے ہیں۔

براق کے سوار پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں (۳۲)

(دلائل الخیرات)

میں گواہی دیتا ہوں
اللہ نے اپنے بندے کو رات کے سفر پر روانہ کیا
وہ مسجد اقصیٰ سے چلا اور عرش تک چڑھتا چلا گیا (۳۳)

(عشر ینیات)

احمد چلا
اور عرش کے تخت کے نزدیک ہوتا چلا گیا (۳۴)

(وتریہ)

قصیدہ وتریہ کا یہ شعر تو اساؤ کے ہاں تقریباً انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

معراج کے سفر کی بنا پر
نبی کریم کو کائنات کے تمام لوگوں پر برتری حاصل ہو گئی (۳۵)

(وتریہ)

اسی طرح معجزات کے بیان میں اساؤ کی نعت میں عربی کی نعتیہ شاعری سے بہت سے مماثلات موجود ہیں۔

ام معبد کی بکری کے معجزے والے شعر کا سمط الھدی کے مندرجہ ذیل شعر سے موازنہ کیجئے۔

اور بکری
جب آپ کے کف دست نے اسے چھوا
اس کے بدن میں طرآوت آگئی (۳۶)

اسماؤ کا شعر اس نامعلوم شاعر کے کلام کی بھی یاد تازہ کرتا ہے جسے محمد بن عبدالوہاب نے مختصر سیرۃ الرسول میں ذکر کیا ہے۔

فدعا بشاة حائل فتحلبت
لہ بصریح صرة الشاة مزبد (۳۷)

یا قطرب معتزلی (م ۲۰۶ ھ) کے اس شعر سے موازنہ کیجئے:

ومن ذاک شاة خلوة الضر ع مسھا
فدر ت بغز ز حافل بتز بد (۳۸)

بادل کے سایے کے معجزے والا شعر قصیدہ بردہ کے مندرجہ ذیل شعر کی یاد دلاتا ہے۔

ایک بادل کی طرح جو
جہاں آپؐ جاتے ہیں یہ بھی جاتا ہے
دن کی کڑی دھوپ میں آپ کی حفاظت کرتا ہے(۳۹)

قطرب معتزلی کے اس شعر سے بھی موازنہ کریں

تظللہ من کل حر یصیبہ
تقیم علیہ ما ا قام فیبر کد (۴۰)

اونٹنی کی شکایت والا شعر دلائل الخیرات کے مندرجہ ذیل شعر کے مماثل ہے۔

اے خدا تیری رحمتیں نازل ہوں اس پر
جس کے پاس اونٹنی شکایت لے کر آئی (۴۱)

سراقہ کی گھوڑی کے دھنسنے کے بارے میں شعر سمط الھدی کے مندرجہ ذیل شعر کے قریب ہے۔

سراقہ کا واقعہ کھلا معجزہ ہے

اس کی گھوڑی کیچڑ میں دھنس گئی
جہاں کوئی کیچڑ نہ تھا (۴۲)

غار ثور پر فاختہ کے انڈوں کے ذکر کا شعر قصیدہ بردہ اور سمط الہدی کے ان اشعار کی یاد دلاتا ہے۔

انہوں نے سوچا
فاختہ کیسے آسکتی ہے
مکڑی خیر الخلائق پر جالا کیسے بن سکتی ہے (۴۳)

(بردہ)

خدا نے فاختہ کو تمہارے لئے حکم دیا
کہ وہ آکر گھونسلے میں بیٹھ جائے (۴۴)

(سمط الہدی)

لکڑی کے تنے کے رونے والے شعر کے ساتھ قطرب معتزلی کا یہ شعر پڑھیئے۔

قد سمعوا صوتا من الزع بنيا
فيا عجبا ممن يشک ويلحد (۴۵)

نبی اکرم کے خصائل کا ذکر اساؤ کی نعت میں بہت محبت و عقیدت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ نبی اکرم کی طبیعت میں شفقت و نرمی، رحمت و رأفت اور غصے کے نہ ہونے کا ذکر کتنے خوبصورت انداز میں ہوا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ تقریباً انہی الفاظ اور خیالات کے ساتھ یہ بات ایک جدید شاعر احمد شوقی نے اپنی نعت میں کہی ہے۔

واذا غضبت فانما ہی غضبتہ
فی الحق، لاضمن ولا بغضا (۴۶)

اگرچہ احمد شوقی کا زمانہ بہت بعد کا ہے لیکن یہ مماثلت دونوں شعری روایتوں کی قربت اور ان میں فکری تسلسل کا پتہ دیتی ہے۔

خصائل و فضائل نبی کے باب میں بھی اساؤ کے اشعار مندرجہ بالا مراجع سے استفادے کی

شہادت دیتے ہیں ۔ اسماؤ کا وہ شعر جہاں بدر کی روشنی کو نور نبی کے مقابلے میں ہیچ بتایا گیا ہے عشرینیات کے اس شعر سے بہت قریب ہے:

ان کی مثال بدر کے چاند سے نہ دو

اس کی روشنی تو مہینے میں ایک ہی بار اور وہ بھی پندرہویں دن ہوتی ہے۔

اس کی چاندنی' آب و تاب اور زندگی سب وقت کی پابند ہیں۔ (۴۷)

اسی طرح نبی اکرمؐ کے جسد اطہر کی خوشبو کے ذکر والا شعر عشرینیات کے اس شعر سے مماثل ہے۔

مشک و کافور

اس کے بدن کی خوشبو کے سامنے ہیچ ہیں (۴۸)

ظہور قدسی کے موقع پر کسری کے محل کے کنگرے گرنے ' آتش کدہ کے بجھنے اور ساوہ دریا کے خشک ہونے کا اسماؤ نے مختصر ذکر کیا ہے۔ یہ اشعار قصیدہ بردہ سے بہت قریب ہیں ۔

نبی اکرمؐ کے مراتب کی بلندیوں کے مقابل میں آسمان کی بلندیوں کے ہیچ ہونے کا خیال قصیدہ بردہ میں اس انداز میں بیان ہوا ہے۔

کیف ترقی رقیتک الا نبیا ء

یا سماء ماطاولتہا سما ء (۴۹)

اس تجزیے سے ہم اس عمومی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہاؤسا نعت مدح نبی کے ساتھ ساتھ ترسیل و ابلاغ کا فریضہ بھی سرانجام دے رہی تھی ۔ اس نے عربی نعت کی روایت کو ایک عام ہاؤسا مسلمان تک اس کی زبان میں پہنچایا ۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ تحریکات کے لئے ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دین اور علم کی اعلیٰ روایات کو عام آدمی تک کیسے منتقل کیا جائے ۔ اسلامی تعلیمات زیادہ تر عربی زبان میں تھیں ۔ احکامات زیادہ تر کلام اور فقہ کے تجریدی اور خشک پیرایے میں بیان ہوتے تھے۔ ہاؤسا نعت گوئی کا یہ کمال ہے کہ ترسیل کے اس مسئلے کو بہت ہی غیر محسوس طریقے سے حل کر لیا ۔ نعت کے پیرائے میں نبی رحمت کے شمائل' خصائل اور فضائل بیان کر کے ان سے محبت کا جذبہ

بیدار کیا ان کے مقام اور مرتبے کا احساس دلایا۔ معاد اور آخرت کے پیچیدہ مسائل دعا کے انداز میں پہنچا دیئے۔ دینی تعلیمات کے ذریعے مسلمانوں میں دین کے لئے جذبہ و احساس بیدار کیا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی تعلیمات سے آگاہی کے لئے عربی زبان، کلام اور فقہ کی جانکاہ پابندیوں کے ذریعے انہیں کسی مخصوص طبقے کی اجارہ داری میں محدود کرنے کی بجائے ایک عام آدمی کی ان تک رسائی آسان کر دی۔ اس عظیم کارنامے کا سہرا ایک خاتون کے سر ہے جس نے تعلیم نسواں کے لئے جہاد میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔

حوالہ جات و حواشی

۱ - محمد خالد مسعود ، " فولانی تحریک کے رہنما - شیخو عثمان دان فودیو " فکر و نظر " جلد نمبر ۱ (۱۹۶۳ ء) شمارہ نمبر ۱۲ ، صفحات ۴۷ - ۶۴

۲ - عبداللہی بن محمد ، تزئین الورقات (تحقیق و ترجمہ ایم ہسکٹ) اباوان ، ۱۹۶۳ ء ، صفحات ۱۱۱ و ما بعد

۳ - شیخو عثمان دان فودیو ، نور الالباب

بحوالہ *Thomas Hodgkin , Nigerian Perspective (London , 1969)*

۴ - حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے والد اور نبی اکرمؐ کا ہجرت کے لئے زاد راہ باندھنے میں مدد کی اور غار ثور تک کھانا بھی لے کر آتی تھیں۔

۵ - بحوالہ

Jean Boyd, "The contribution of Nana Asma'u Fodio in the Jihadist Movement of Shehu Dan Fodio from 1820-1862", M.Phill. Thesis, Polytechnic of North, London, 1882.

۶ - بحوالہ ایضاً

۷ - بحوالہ

Jean Boyd, "Nana Asma'u Fodio, A Description of the works she wrote between 1836 and 1840", In Essays in Honour of Professor Abdullahi Smith, Zaria, 1980, p. 110.

۸ - ایضاً " ص ۱۱۲

۹ - اس اردو ترجمے میں ہم نے مندرجہ ذیل کتاب میں دیئے گئے انگریزی ترجمے سے استفادہ کیا ہے۔

M. Hiskett, A History of Hausa Islamic Verse(London 1975) pp. 44-48

۱۰ - مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا لذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب : (۳۳):(۵۶)

۱۱ - مندرجہ ذیل آیت کی طرف اشارہ ورفعنا لک ذکرک (الانشراح (۹۴) ۴)

۱۲ - سیرہ ابن ہشام میں ان واقعات کا ذکر نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات پوری دنیا میں جو واقعات ظہور میں آئے ان کا ذکر سیرت کی عام کتب میں موجود ہےاور اتنا عام ہے کہ انکے حوالے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی - قاضی عیاض کی کتاب الشفا کے شارح ملا علی قاری نے ان روایات کی تخریج کرتے ہوئے بیہقی کا حوالہ دیا ہے ملا علی القاری ، شرح الشفا (بیروت دارالکتب العلمیہ ، ت ، ن) ، ج ۱ ص ۷۵۱)

قاضی عیاض نے یہاں بحیرہ طبریہ کا نام لیا ہے اور خشک ہونے کی جگہ کم ہونا لکھا ہے۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ طبریہ اردن کے قریب شام کے علاقے کا شہر ہے۔ لیکن پانی کے کم ہونے کی بات بحیرہ ساوہ کے بارے میں مشہور ہے جو بلاد فارس کا ایک شہر ہے۔ ملا علی قاری نے مزید لکھا ہے کہ صحیح نسخہ میں ساوہ ہے جو دوسرے نسخوں میں بدل کر طبریہ بن گیا (محولہ بالا) علامہ شبلی نے بھی دریائے ساوہ لکھا ہے (سیرہ النبی' لاہور ناشران قرآن)

مفتی محمد شفیع (خاتم الانبیاء ، دیو بند دار الاشاعت ۱۳۳۵ ھ ، ص ۸) نےالمواہب اللدنیہکے حوالے سے بحیرہ طبریہ لکھا ہے۔

البتہ موبدان موبد کے خواب کا ذکر الشفا میں نہیں -

سید سلیمان ندوی (سیر النبی ' ج ۳ ' لاہور ناشران قرآن /ت ' ن /ص ۷۳۰) نے طبری اور سادہ دونوں نسخوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس قصے کے مراجع بیہقی ' ابن عساکر اور ابو نعیم ہیں جن میں اس قصے کا مرکزی راوی مخزوم ابن ہانی ہے جو مجہول شخص ہے اس روایت میں محمد بن جعفر بن امین بھی ہے جو حدیثیں وضع کرنے میں مطعون ہے۔

۱۳ - محمد بن اسماعیل بخاری صحیح ' (تحقیق مصطفیٰ دیب البغا) ' دمشق ' دار ابن کثیر ' ۱۹۸۷ ' ج ۴ صفحات ۱۸۴۳ - ۱۸۴۴ -

۱۴ - ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ الجامع الصحیح (سنن الترمذی) ' ج ۵ ' بیروت - دار احیا التراث العربی ' ت - ن ' ص ۳۹۷ - ۳۹۹

۱۵ - قرآن کریم میں ارشاد ہوا **اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحرا مستمر** (القمر(۵۴) :۱ - ۲) قاضی عیاض نے اس آیت کے حوالے سے لکھا کہ اس آیت میں ماضی کا صیغہ اس کے حقیقی اور حتمی ہونے کی دلیل ہے اس کو مجاز قرار دینا صحیح نہیں۔ تمام اہل سنت مفسرین کا بھی شق قمر کے وقوع پر اجماع ہے(**الشفا** ' محولہ بالا ص ۵۸۴) ملا علی قاری نے شرح الشفا (محولہ بالا ص ۵۸۴) میں وضاحت کی ہے کہ اجماع کنا صحیح نہیں کیونکہ الا عطائی ' سجاوندی ' نسفی ' حسن بصری اور ابو اللیث نے اس آیت کے معنی یہ کئے ہیں کہ قیامت آنے پر انشقاق ہو گا - تاہم بخاری ترمذی ' نسائی ' مسلم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ شق قمر عہد رسالت مآب میں وقوع پذیر ہوا -

سید سلیمان ندوی (سیرہ النبی ج ۳ محولہ بالا ص ۳۱۰) نے مستدرک حاکم کی سند سے وضاحت کی ہے کہ شق قمر کا واقعہ ہجرت سے پہلے پیش آیا - عبدالرزاق نے بھی یہی روایت کیا - مسند احمد بن حنبل کے حوالے سے مولانا ندوی نے لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ کی حقانیت کے ثبوت کے لئے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا گیا - یہ اتمام حجت تھا اور آخری معجزہ تھا - جب قریش نے اس سے بھی انکار کیا تو ہجرت کا حکم ہوا 'گویا یہ قریش مکہ کی بربادی کا پیش خیمہ تھا (ایضاً" ص ۳۱۱)

۱۶ - قاضی عیاض (**الشفا** ج ۱ ص ۷۵۳) نے الالبی کے حوالے سے اس معجزے کا ذکر کیا ہے لیکن اس میں حضرت علی اور ظہر کی نماز کا نہیں -

۱۷ - معراج کا ذکر قرآن حکیم میں ان الفاظ میں آیا ہے۔

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیٰتنا انہ ہو السمیع البصیر (الاسرا(۱۷) ۱)

سید سلیمان ندوی نے معراج پر طویل بحث کی ہے (سیرہ النبی ج ۳ - محولہ بالا صفحات ۴۰۳ - ۴۸۸) انہوں نے معراج کی مختلف روایات میں حضرت ابوذرؓ کی روایت کو سب سے مستند قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابوذر کی روایت میں براق کا ذکر نہیں تاہم حضرت مالک بن صعصہ انصاری کی روایت میں جسے مولانا ندوی حضرت ابوذر کے بعد دوسرا درجہ دیتے ہیں براق کا ذکر ہے(ایضاً" ص ۴۱۸)

مسند احمد ' ترمذی اور طبری میں براق کو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا سفید رنگ کا ایک لمبا جانور بیان کیا گیا ہے جس کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی (ایضاً" ۴۲۰)

۱۸ - ام معبد کی بکری کا یہ مشہور معجزہ اس وقت پیش آیا جب رسول اکرمؐ حضرت ابو بکر کے ساتھ مکے سے ہجرت فرما کر مدینے کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ام معبد کا خیمہ آیا - ان کا گزارہ بکریوں کی پرورش پر تھا - حضرت ابوبکرؓ کھانے پینے کی چیزوں کا پوچھا - ام معبد نے کہا کہ صرف یہ بے دودھ والی دبلی بکری ہے باقی

بکریاں ابو معبد چرا گاہ لے گئے ہیں ' رسول اکرمؐ نے ان کی اجازت لے کر بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا تو وہ دودھ دینے لگی - اس دودھ سے حضورؐ اور ان کے ساتھ سیراب ہوئے اور باقی دودھ ام معبد کے ہاں چھوڑ دیا گیا -

اس معجزہ کا ذکر قاضی عیاض (الشفا ج ا محولہ بالا ص ۶۷۲) نے ابن سعد اور طبرانی کے حوالے سے کیا ہے- سید سلمان ندوی (سیرہ النبی محولہ بالا ص ۷۵۴ - ۷۵۹) نے بغوی ' ابن شاہین ' طبرانی ' بیہقی ' ابو نعیم اور حاکم کے حوالے سے ذکر کیا ہے لیکن ساتھ اس روایت کی اسناد کا تفصیل سے تجزیہ کرنے کے بعد اس کو تسلیم کرنے میں تامل کا اظہار کیا ہے(ص ۷۵۸)

۱۹ - بادل کے سایہ کرنے والا معجزہ ابن سعد ' ابو نعیم ' ابن عساکر اور ابن طرماح سے منقول ہے کہ حضورؐ کی رضاعی بہن اور حضرت حلیمہ کی بیٹی نے بیان کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ جہاں جاتے بادل آپ پر سایہ کئے رہتا ' سید سلمان ندوی نے اس واقعہ کو ضعیف اور کمزور روایات کی مثال کے طور پر بیان کیا ہے (سیرہ النبی ج ۳ ے ۷۴۶)

۲۰ - اونٹ کی شکایت کا واقعہ ابو داؤد اور مسند احمد میں مروی ہے- ابو نعیم نے بھی اسے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ ایک انصاری کے باغ میں گئے ' ایک اونٹ چلا رہا تھا آپ کو دیکھ کر بلبلانے لگا - آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ چپ ہو گیا - آپ نے انصاری کو فہمائش کیا کہ اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور تکلیف دیتے ہو(سیرہ النبی ج ۳ ' ر ۷۴۲)

۲۱ - سراقہ کے گھوڑے کا واقعہ امام بخاری نے براء بن عازب کی روایت سے علامات نبوت کے باب میں بیان کیا ہے(سیرہ النبی ج ۳ ص ۷۳۶) سیرہ ابن ہشام (ج ۲ ' قاہرہ محمد علی صبیح ۱۹۶۳ ' ص ۳۳۹) میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے لیکن گھوڑے کے دھنسنے کی بجائے بدکنے کا ذکر ہے- قاضی عیاض (الشفا ج ا ص ۷۱۴) نے گھوڑے کے سم دھنسنے کا ذکر کیا ہے-

۲۲ - یہ معجزہ دلائل بیہقی ' مسند احمد ' حاکم اور ترمذی میں مذکور ہے- ذہبی ' بخاری ' دارمی ' نسائی وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے' سید سلیمان ندوی نے شرح مواہب لدنیہ کے حوالے سے لکھا ہے " ضعیف روایتوں میں گوہ آیا ہے لیکن ان کو صحیح کا درجہ حاصل نہیں - (سیرہ النبی ج ۳ ص ۷۵۹)

۲۳ - سید سلیمان ندوی نے کبوتر کے انڈے دینے والی روایت کو قابل اعتراض روایات میں بیان کیا ہے(سیرہ النبی ج ۳ ص ۷۵۲) - تاہم یہ واقعہ سیرت اور حدیث کی تمام کتابوں میں مذکور ہے- ابن اسحاق' عیاض (الشفا ج ا ص ۷۱۳) نے غار ثور پر دو کبوتروں کے بیٹھنے کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسے دیکھ کر قریش نے کہا " اگر اس غار میں کوئی ہوتا تو یہ کبوتر یہاں نہ ہوتے "-

۲۴ - ملاحظہ ہو ابو القاسم عبدالرحمٰن السہیلی الروض الانف (بیروت ' دارالمعرفہ ۱۹۷۸ء ص ۷۱

۲۵ - قاضی عیاض نے ابن سعد کے حوالے سے نفیسہ بنت منیہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت خدیجہ اور ان کے گھر کی عورتوں نے دیکھا کہ رسول اللہ تشریف لائے تو فرشتے ان پر سایہ کئے ہوئے تھے- انہوں نے اپنے غلام میسرہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ پورے سفر کے دوران میں نے یہی دیکھا (الشفا ج ا ص ۷۵۳)

۲۶ - صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں باب معجزات میں اس واقعے کا ذکر ہے' مسند احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے(بحوالہ سید سلیمان ندوی ' سیرہ النبی ج ۳ ص ۶۵۹ - ۶۶۰)

۲۷ - یہ واقعہ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں گیارہ مختلف صحابہ سے منقول ہے' مسجد نبوی میں منبر کی تعمیر سے پہلے رسول اکرم مسجد میں کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے- منبر تیار ہونے پر آپ نے تنے کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ دینا شروع کیا تو ستون رونے لگا - (سید سلیمان ندوی ' سیرہ النبی ج ۳ ص ۶۱۲ - ۶۱۳)

۲۸ - Hiskett, Hausa Islamic Verse, p. 58.

۲۹ - ایضاً "

۳۰ - M. Hiskett, "Hausa Literature", The Encyclopedia of Islam, New Edition, vol. 3, Leiden, 1971, p. 281.

۳۱ - ہسکٹ ' ہاؤسا اسلامی شاعری ص ۵۹ -

۳۲ - دلائل الخیرات ' ص ۶۵ ' بحوالہ ہسکٹ ص ۴۹ -

۳۳ - فازازی ' العشرینیات ' حرف " ش " بحوالہ ہسکٹ ' ہاؤسا اسلامی شاعری' ص ۴۹ -

۳۴ - قصیدہ و تربیہ ص ۵ بحوالہ ایضاً ص ۴۹

۳۵ - قصیدہ و تربیہ ص ۸۹ بحوالہ ہسکٹ ص ۵۰ -

۳۶ - بحوالہ ہسکٹ ص ۵۰ -

۳۷ - بحوالہ ندوی ص ۴۸ - اس کا ذکر محمد بن عبدالوہاب نے مختصر سیر الرسول (لاہور المکتب السنۃ المحمدیہ ت ن) میں صفحات ۱۲۹ - ۱۳۱ کیا ہے- اور یہ اشعار نقل کئے ہیں جو بلند آواز میں مکہ میں سنے گئے جب کہ کہنے والا نظر نہیں آتا تھا -

۳۸ - بحوالہ ندوی ص ۱۳۳ -

۳۹ - محمد بن سعید بوصیری قصید البردہ ' ترجمہ و شرح ابوالحسنات محمد احمد قادری ' لاہور ضیاء القرآن ۱۹۸۷ء ص ۱۸۶ -

۴۰ - بحوالہ ندوی ص ۱۳۵ -

۴۱ - دلائل الخیرات ص ۶۶ ' بحوالہ ہسکٹ ص ۵۰ -

۴۲ - بحوالہ ہسکٹ ص ۵۰ -

۴۳ - قصیدہ بردہ ص ۲۰۰ -

۴۴ - ایضاً "

۴۵ - بحوالہ ندوی ' ص ۱۳۳ -

۴۶ - بحوالہ ندوی ص ۲۷۵ -

۴۷ - فازازی ' عشرینیات ' حرف " و " بحوالہ ہسکٹ ص ۴۹ -

۴۸ - قصیدہ و تربیہ ص ۱۰ بحوالہ ہسکٹ ص ۴۹ -

۴۹ - بوصیری بحوالہ عبداللہ عباس ندوی ' عربی میں نعتیہ کلام (لاہور میزان ادب ۱۹۷۹ء ' ص ۱۷۷)